



سوال

جو تمہاری ملکیت میں نہ ہو اسے نہ بیچو

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب میرے پاس مال موجود ہو اور ایک شخص میرے پاس آکر مجھ سے ایک ہزار ریال ادھا رنگے اور میں اس سے یہ کہوں کہ میں ایک ہزار ریال تیرہ سو ریال میں دوں گا۔ یعنی میں ہر دس سو ریال کے عوض تین سو ریال کمادوں گا، جب وہ میری شرط قبول کرے تو میں اس کے ساتھ بازار جا کر اسے ایک ہزار ریال کا سامان خرید کر تیرہ سو ریال میں بیچ دوں تو کیا یہ حلال ہے یا حرام؟ یاد رہے کہ میں سامان خریدنے سے پہلے ہی اس سے عقد بیع کر لیتا ہوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جیسا کہ سائل نے ذکر کیا ہے کہ اس نے ملکیت سے پہلے ہی اس شخص کے ساتھ سامان کا سودا کیا اور سودا کرنے کے بعد بازار سے سامان خرید کر دیا تو اس صورت میں یہ بیع صحیح نہیں ہے کیونکہ اس نے وہ سامان بیچا جو اس کی ملکیت میں نہیں تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(لا بیع مالین عندک) (سنن ابی داؤد البیہق بنی الجبل بیع مالین عندہ ج: 3503)

"اسے نہ بیچو جو تمہارے پاس موجود ہی نہ ہو۔"

اس حدیث کو ترمذی، ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے۔

ھدانا عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتویٰ کمیٹی